نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۸ھ | جلد ۱۴

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

الحکم کی اس اشاعت کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے کہ اس میں صرف ان مضامین کو جگہ دی گئی ہے جو حضرت مسیح موعود مغفور کے قلم و زبان سے نکلے ہیں اس خصوصیت کی وجہ ۲۶۔ مئی کے اس عظیم الشان واقعہ کی یادگار ہے۔ جو حضرت مسیح موعود مغفور کے مرفوع ہونے کی صورت میں ظاہر ہوا۔ سال گذشتہ میں بھی الحکم کا ایک خاص نمبر اسی غرض سے شائع کیا گیا تھا۔ اور اس سال بھی میں نے مناسب سمجھا۔ کہ احباب کو اس واقعہ کی یاد سے ان جذبات اور امنگوں کے پیدا کرنے کا موقعہ دوں جو انکا امام اپنی قوم میں پیدا کرنا چاہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود مغفور کا کلام ایسی شان اور قوت حیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ زمانہ کا انقلاب اس پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی انسانی فطرت اس امر کی محتاج ہے۔ کہ وہ یاد رفتگان سے ایک ایک وقت اپنے قلب میں بہت سے نیک جذبات نشو و نما پانے کے لئے تحریک چاہتی ہے۔ اسی اصل پر دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں ان لوگوں کی یادگاریں قائم کی گئی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں کوئی خاص کام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مامورین کی بہترین یادگار انکی تعلیم ہوتی ہے۔ مگر ان کی قوم میں زندگی کی روح پیدا کرنے کے لئے ان واقعات کا دوہرانا یا خاص موقعہ پر ان کے خاص ملفوظات کی اشاعت ایک خاص اثر پیدا کر دیا کرتی ہے۔ اسی نیت سے مئی ۱۹۱۰ء کی الحکم کی آخری اشاعت کو اپنے مقتدا امام اور پیشوا کے نام نامی سے مزین کرتا ہوں۔ اور باوجودیکہ بعض وقتی مضامین جلد اشاعت کے قابل ہیں۔ مگر میں ان سب پر اپنے امام کے ملفوظات کو ترجیح دینا پسند کرتا ہوں نہیں بلکہ اسے بس ضروری سمجھتا ہوں اور یہی الحکم کے اجرا کا مقصد تھا۔ اس قدر ذکر کر دینا اور ضروری ہے کہ اس یادگار نمبر میں میں نے ایسے مضامین کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو کسی نہ کسی پہلو سے حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ جب تک الحکم جاری ہے اور خدا کی توفیق ہمارے اور ان لوگوں کے شامل حال ہے۔ جو الحکم کے ریڈر ہیں تو یہ نمبر اسی طرح پر ذکر حبیب کے مخصوص شائع ہوتا ہے۔

وباللہ التوفیق

الحکم کی مفت اشاعت کا سلسلہ

الحکم کی اشاعتیں جو مفت پبلک کو جاتی ہیں۔ اس کے باعث اس مد کی رپورٹ باقاعدہ درج نہیں ہوتی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلی اشاعت میں یہ رپورٹ درج ہوگی اور ساتھ ہی احمدیہ ان کا مذہب اور حیات نور کے اوراق بھی شائع ہونگے۔ وباللہ التوفیق

(ایڈیٹر)

(مطبع انوار احمدیہ میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا اور شائع ہوا)

لڑکے کو بھاگتے ہوئے دیکھکر فرمایا۔ میاں لڑکے کیچڑ ہیں ... دیکھو کہیں گر نہ پڑنا اس نے جواب دیا میں گروں گا۔ تو چوٹ صرف مجھے ہی لگیگی۔ مگر ابو حنیفہؒ تم سنبھلکر چلنا تمہارے گرنے سے لاکھوں مخلوقات خدا تمہارے ساتھ گر گی۔ فرمایا میں تمہارے لیئے دعا کیا کرتا ہوں تم میرے لیئے دعا کیا کرو۔ آخر میں پھر کالاالہ کے بعد قائم رہنے کی تاکید فرمائی اور کہا دیکھو میں نے یہ وصیت کر کے انبیاء علیہم السلام کی سنت دکا فعیل کلا ا یا ہ والی پوری کر دی ہے۔

فرزند علی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور

مدرسہ الٰہیات کانپور

کانپور میں جو مدرسہ الٰہیات قائم کیا گیا ہے اس کی غرض اشاعت وحفاظت اسلام ہے اور اسی مقصد کے لیئے وہ طلباء کو طیار کر رہے ہیں۔ مدرسہ مذکور کی طرف سے دو ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں دوسرا ٹریکٹ اصول ازدواج پر میرے پاس بغرض ریویو بھیجا گیا ہے۔ میں اسے پڑھکر اس پر انشاء اللہ ریویو کروں گا۔

میں اس قسم کے مدرسوں اور انجمنوں کی ضرورت کو عرصہ سے محسوس کرتا ہوں۔

اور یہ امر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اشاعت وحفاظت اسلام کے کام میں ہمیشہ مدد دینے کے لیئے آمادہ رہتے ہیں۔ باوجودیکہ یہ کام یہاں جو نہایت عمدگی سے ہو رہا ہے۔ مگر حضرت چونکہ نفس اشاعت وحفاظت اسلام کے کام سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس لیئے جہاں کہیں بھی ہو۔ اور اسے کوئی بھی کر رہا ہو۔ حضرت اپنا نیک مشورہ دینے کے علاوہ ہر قسم کی مدد دینے کو خدا کے فضل سے آمادہ رہتے ہیں۔ مدرسہ مذکور کے سکرٹری کو حضرت خلیفۃ المسیح نے نصاب وغیرہ کے متعلق اپنی بیماری کے ایام میں عمدہ مشورے دینے سے دریغ نہ فرمایا۔ اور ایک معقول رقم بھی آپ نے اشاعت اسلام کے کام کے لیئے بھیجی اور آئندہ ہر طرح طیار اگر یہ روح دوسرے مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو انکی بگڑی بن جاوے۔ اور پھر یہ کام جو حضرت خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں۔ اگر میں انکا آج ذکر نہ کرتا تو شاید دنیا کو معلوم بھی نہ ہوتا۔ اس لیئے کہ آپ کی غرض اعلان ونمائش نہیں مگر میں نے اس کا ذکر صرف اس لیئے ضروری سمجھا کہ اس طریق پر عام مسلمانوں میں غرض مشترک کے لیئے ملکر کام کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے پس اشاعت وحفاظت اسلام کا کام ایک ایسا کام ہے۔ جو ہمارا مقصد اور اہم فرض اسوقت ہونا

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی اور آپ کے خاندان کے تمام ممبر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تندرست ہیں۔ حضرت قوم کی اندرونی اصلاح اور بھلائی کے کام میں خصوصیت سے دعاؤں اور امر بالمعروف کے ذریعہ معروف ہیں۔ اس میں زیادہ انہماک اور توجہ کے پیدا ہونے کی ایک خاص تحریک بھی ہے حضرت نے کسی خاص شخص کو نصیحت کرنی چاہی تھی اسپر اللہ تعالیٰ نے آپکو آگاہ فرمایا کہ تم مجھے کہو اور عام طور پر امر بالمعروف کرو۔ اللہ تعالیٰ کے اس ایما میں قبولیت دعا کی خوشبو آتی ہے۔ اس اشارہ کو پا کر حضرت کے دعاؤں کی طرف اور بھی توجہ ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ اسکی دعائیں ہمارے حق میں بارور ہوں۔ آمین

قرآن مجید کے آجکل تین درس باہر ہو رہے ہیں۔ ۱۔ فجر کی نماز کے بعد اور ایک حسب معمول بعد عصر بخاری شریف کا بھی ایک درس بین الظہر والعصر ہوتا ہے اور مثنوی بھی حضرت صاحبزادہ صاحب پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو نافع الناس ہے بہت دیر تک تربیت قوم کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

(۲) حضرت صاحبزادہ صاحب بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی زیر تربیت قوم کی بہترین امید ہو کر نشوونما پا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور کو وعدہ دیا تھا۔ اپنے کاموں سے اولوالعزم ثابت ہو رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام میں طلبا کثرت سے آرہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ ہر پہلو سے ترقی کے آثار ہیں بورڈنگ کے انتظام میں جو ٹیوٹوریل سسٹم قائم کیا گیا ہے وہ نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ بورڈنگ اور مدرسہ میں اب جگہ کی کمی ... طور پر محسوس ہو رہی ہے اس لیئے باہر بورڈنگ کی عمارت کی تکمیل کے لیئے تعمیر فنڈ کے موعودہ چندوں کو ادا کرنے کے لیئے احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

(۴) مدرسہ احمدیہ عربیہ کی نگرانی اور عمدہ انتظام کے لیئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تبعہ سلمہ اللہ الاحد مدرسہ احمدیہ کے انسپکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کی توجہ مدرسہ احمدیہ کے لیئے نہایت مفید اور مبارک ثابت ہونے کی خدا کے فضل سے امید ہے۔

انجمن مسلمان راجپوتان ہند کا کام

انجمن مسلمان راجپوتان کی تبلیغ کا کام شروع ہو گیا ہے جیسا کہ پہلے اطلاع دیجکی ہے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے نو مسلم راجپوتوں میں ٹریکٹ شائع کرنیکا انتظام کر دیا ہے انجمن کے پریسیڈنٹ چودھری غلام احمد خانصاحب رئیس کانہ گڈھ نے بھی ... چودھری غلام احمد خانصاحب ساکن کریام جمع کر کے لائے ہیں۔ راجپوت بھائیوں کو اس بارہ میں مزید توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ انجمن مذکور کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت چودھری سلطان بخش بھٹی احمدی سیالکوٹ کے نام ہو اور ہر قسم کا چندہ حضرت خلیفۃ المسیح

ارے دوڑو !!! جلدی دوڑو
جلیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ
سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی
عرق کافور کی لیکر
عرق پودینہ
محب اطفال اسکاٹس املشن
ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس نسخے کے ملاحظہ دیا ہے۔ اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے
اسکاٹ اینڈ بون لمیٹیڈ
لنڈن
پلیگ ماری بجلی
بھگت رام صاحب
ہری بٹیکا واقعی بہت فائدہ کرتی ہیں۔
چند گولیاں میں نے ایک دیسی حکیم کو واسطے استعمال دیں
یہ بیان ہے کہ ایک گولی نے ایک ایک آدمی موت سے بچایا ہے۔
بجلی خورد
ملنے کا پتہ :- کویراج کاشی رام وید کویرتن مالک پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لنگے منڈی لاہور (پنجاب)

ملک معظم قیصر ہند کا انتقال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود | وآنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

۷ مئی کے روزانہ اخبارات میں جو تاربرقیاں شائع ہوئی ہیں وہ ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ خبر لیکر آئی ہیں یعنے

ملک معظم قیصر ہند کے انتقال کی خبر

موت کا زبردست ہاتھ یکساں کام کر رہا ہے۔ اور گدا و شاہ امیر و غریب۔ عالم و جاہل۔ جوان و بوڑھے غرض ہر طبقہ اور ہر عمر کی مخلوقات پر فنا اپنا کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس ناگزیر راہ سے گذرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ لیکن بعض وجود دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ خیر و برکت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے انکی وفات اہل عالم کے لئے ہر طرح سے رنجدہ اور دل شکن ہوتی ہے۔ اسیطرح پر ملک معظم کی وفات روئے زمین کے باشندوں کے لئے اندوہناک و صدمہ رسان ہے۔ ملک معظم دنیا کے اقبال مند سلاطین میں اول نمبر پر تھے۔ انکے عہد سلطنت میں ہم نے بہت امن پایا اور بہت سے برکات سے حصہ لیا۔ ہمیں اپنے بادشاہ کی اطاعت اور وفاداری مذہبی رنگ میں سکھائی گئی ہے۔ انکی خوشی ہماری خوشی اور اسکا رنج ہمارے رنج کا موجب ہوتا ہے اسلئے اس موقعہ پر ہم خاندان شاہی کیساتھ تعزیت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم صبر و قیصر کا معاملہ اب خدا تعالےٰ سے ہے۔ اسکی ان برکات کے باعث جو اسکے عہد دولت میں ہم نے انصاف اور امن کی حاصل کی ہیں۔ ہمارے دل میں جوش ہے۔ کہ ہم اس کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی بشری کمزوریوں پر رحم فرماوے اور انہیں اپنی رحمت کے دامن میں پناہ دے۔ خاندان شاہی کو اور اسکی غمگین رعایا کیلئے صبر اور تسلی دینے والے ملائکہ کو نازل کرے تا وہ غمگین دل کے لئے ڈھارس کا موجب ہوں۔ خاندان شاہی پر ہمیشہ خدا کا فضل ہو۔ دینی اور دنیوی برکات سے بہرہ ور کرے۔ ہمارے جدید قیصر اور ملک معظم اور انکی ملکہ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے فضلوں کا وارث کرے اور ان کا عہد اہل دنیا کیلئے امن و رحمت کا عہد ہو۔ ہم ایک درویشانہ سلسلہ کے خادم ہیں یہ سلسلہ احمدیہ اپنی جمالی شان اور رنگ میں ممتاز ہے۔ اسکا پیشوا جو مسیح ابن مریم کے نام سے آیا اپنی غربت اور مسکینی کی تعلیم میں ممتاز تھا وہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمت کیلئے کوئی جنگی سامان پیش کرنیکا موقعہ نہیں رکھتا تھا ہاں اسکے پاس دردمند دل تھا جسکو خدا تعالیٰ کیساتھ تعلق تھا۔ وہ اس دردمند دل کو لیکر ہمیشہ اپنی محسن گورنمنٹ کیلئے دعائیں کرتا تھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر اسکا سچا جانشین حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ دعائیں کرتا ہے۔ اسی سنت پر ہمارے ہاتھ میں بھی تحفہ دعا ہے۔ اسی کو لیکر ہم یہ تعزیت نامہ شاہی خاندان کے حضور پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اپنے فضل کے نیچے رکھے اور ہمارے جدید قیصر اور اسکے خاندان کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھکر اہل عالم کے لئے اسکی زندگی کو مفید اور موجب برکت بناوے۔ آمین۔ بالآخر ہم کس سے تعزیت کریں۔ اور کس سے کہیں یہ غم ہمارا اپنا غم ہے اور یہ دکھ ہمارا دکھ ہے اس مصیبت میں ہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف آتے ہیں۔ وہ ہمارے اس غم کی دوا اور ہماری شکستہ خاطری میں ہماری سکینت کا موجب ہو آمین۔ (ایڈیٹر الحکم)

نیا قیصر ہند

بادشاہ جارج پنجم کی تخت نشینی ۔ لنڈن ۷ مئی آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا مختصر اجلاس ہوا۔ لارڈ چانسلر اور سپاس گذاروں نے عقیدتمندی کا حلف اوٹھایا۔ ہوس آف کامنز میں بہت تھوڑے آدمی تھے۔ بادشاہ جارج امیر البحر کی وردی پہنکر سینٹ جیمز کو شاہی گاڑی میں گئے۔ اثنائے راہ میں ہزاروں نے سلام کیا۔ شاہ کے پیچھے پیچھے آرچ بشپ کنٹربری اور مسٹر چرچل خلعت فاخرہ پہنکر گئے پریوی کونسل کے بہت سے ممبر موجود تھے۔ کونسل ایک گھنٹہ تک رہی ؀

(۹ مئی) بادشاہ جارج نے کونسل کی تقریر میں فرمایا:۔ میں اپنے والد کے نقوش قدم پر چلنا اپنی زندگی کا فرض قرار دونگا اور اس کے ساتھ اس سلطنت کی آئینی حکومت کو قایم رکھنے کی کوشش کرونگا۔ ان بھاری فرایض کی ادائیگی میں پارلیمنٹ اور رعایا کی دعاؤں پر کہ خدا مجھے توفیق و ہدایت بخشے بھروسہ کرتا ہوں تاکہ میں ان نازک فرایض کو ادا کر سکوں ؀

ملک معظم کا انتقال "غیر معمولی گزٹ" سرکار گورنمنٹ ہند، ۷ مئی کی شام کو شملہ سے شائع ہوا۔ جس میں حضور وائسرائے نے سرکاری طور پر ملک معظم کے انتقال کا اعلان کیا ہے اور تمام فوجی بحری و سول افسروں کو ماتم کرنیکی ہدایت فرمائی ہے پورا ماتم وفات کے روز سے ۶ ہفتوں تک رہیگا۔ اس کے بعد ۶ ہفتہ نیم ماتم منایا جائیگا۔ فوجی اور سول افسر ۳ ماہ تک سیاہ پٹکہ ماتم کا نشان پہنینگے ؀

جدید قیصر ہند کے مختصر حالات

حضور بادشاہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ آف ویلز ۳ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کو ایک بجکر ۱۸ منٹ پر مارلبرو ہوس میں پیدا ہوئے۔ اس وقت آپکے والد ماجد کے علاوہ زچہ خانہ میں لارڈ چیمبرلین اور بیگمات موجود تھیں لنڈن گزٹ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری اسی روز اس شہر میں مشتہر ہوگئی جسپر ہر شخص نے خوشی منائی۔ اسی سال ۷ جولائی کو ونڈسر کیسل میں نام رکھنے کی رسم ادا کی گئی ڈچز آف کیمبرج آپ کی دینی ماں اور ڈیوک آف کیمبرج دینی باپ بنے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد ہی اتفاقاً شب کو آپ کی خوابگاہ کی چھت کو آگ لگ گئی مگر آپ مع اپنے بھائی اور والدہ معظمہ کے فوراً کمرے سے علیحدہ کر دیئے گئے دوران قیام انگلستان میں آپ کی پرورش مالبرو ہوس یا سینڈرنگہم میں ہوتی تھی۔ اور خود آپ کی مادر محترمہ آپ کی تعلیم و ترتیب میں بنفس نفیس پیش پیش تھیں چنانچہ منجملہ اپنے اور بچوں کے آپکی بسم اللہ بھی جناب موصوفہ ہی نے فرمائی تھی۔ اور جرمنی اور فرانسیسی زبانوں میں گفتگو کرنے کے لئے جرمن اور فرنچ لیڈیاں مقرر کردی تھیں۔ مذہبی تعلیم پادری جان نیل ڈالٹن کے سپرد تھی۔ اگست ۱۸۷۱ء میں بزمانہ تعلیل دنہیم میں۔ شہزادی مے آف ٹیک صاحبہ (موجودہ ملکہ کے ساتھہ) آپ کو کھیلنے کا موقع ملا۔ فیاض قدرت نے بچپن ہی سے سلفورد الاکو زندہ دلی۔ خوش مزاجی اور تیز فہمی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ پادری دلبر فورس ایک خط میں اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں۔ کہ "جارج بہت خوش مزاج تیز اور زندہ دل ہے"۔ اسی طرح تیراکی شہسواری اور کرکٹ کا شوق بھی آپ کو خورد سالی ہی سے تہا۔ جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو آپ کی تعلیم کا مسئلہ اراکین خاندان کے روبرو پیش ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال تہا کہ اور شہزادوں کی طرح آپ بھی ایٹن کالج میں بھیجے جائینگے۔ مگر ملک معظم مرحوم نے آپکے لئے بحری تعلیم پسند فرمائی اور آپ مع شہزادہ البرٹ وکٹر کے ۵ جون ۱۸۷۷ء کو جہاز "برطانیہ" پر بھیجے گئے۔ اور ۱۴ سال تک کپتان فیر فکس کی ماتحتی میں کام سیکھتے رہے۔ مسٹر لائمیس آپکے خاص اوستاد تھے۔ جہاز پر آپ میں اور دیگر طالبعلموں میں اتنا فرق تہا کہ آپ کو رہنے کے لئے ایک کمرہ علیحدہ دیا گیا تہا۔ جب آپ نے اس جہاز پر تعلیم پالی تو ۱۰ جولائی ۱۸۷۹ء کو آپ جہاز بیکانٹی پر بھیجے گئے اس جہاز پر علاوہ مسٹر لائمیس کے آپ کی تعلیم کے لئے ریورنڈ جے این۔ ڈالٹن بھی مقرر کئے گئے۔ یہ جہاز جس سکواڈرن میں تہا۔ وہ امیر البحر ارل آف کلین ولیم کے سپرد تہا۔ ۱۸۷۹-۱۸۸۲ء تک آپکو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ کو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ نے جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ۔ کیپ کالونی آسٹریلیا۔ فجی۔ جاپان چین سنگاپور سیلون۔ نہر سویز۔ مصر۔ بیت المقدس اور یونان کی سیر فرمائی۔ آپ اپنے ساتھیوں میں نہایت ہی ہردلعزیز ہوگئے تھے۔ آپ جہاں کہیں جاتے سب آپکا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے تھے۔ شہزادہ نے اپنے میزبانوں پر اپنے اعلی اخلاق و اوصاف کا اثر ڈالا آپ نے اپنا سفرنامہ بھی مرتب فرمایا جو ۱۸۸۶ء میں شایع کیا گیا۔ اس سفر کے متعلق ایک یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ایک مرتبہ لنڈن میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ شہزادوں نے (یعنے آپ نے اور آپ کے بھائی شہزادہ وکٹر نے) اپنے ناک پر جہاز کے لنگر کی شکل کھدوالی اور آپ کے والدین ڈاکٹروں کو ہزاروں روپے اس شرط پر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ناک سے یہ نشان صاف ہو جائیں۔ اس گپ کو آپنے اپنے روزنامچہ میں بھی لکھا ہے دوران سیاحت میں آپ جہاں جہاں پہنچے نہایت تپاک سے آپ خیر مقدم کیا گیا۔ اور ہر کہ و مہ نے آپکو خوش آمدید کہا۔ چنانچہ برج ٹون میں جبشیوں نے اپنے زیور اتار اتار کر آپ پر تصدق کئے۔ ایک بوڑہی عورت نے جارج سوم کے وقت کی ایک اشرفی نذر کی جس کو آپ ابتک اپنی گھڑی کی زنجیر میں لگائے ہوئے ہیں جب آپ کا جہاز خط استوا کے جنوب میں پہنچا تو آپ کے ہمراہی ملاحوں نے عجیب عجیب کھیل کئے۔ جس میں ہر ایک میں آپ اور شہزادہ وکٹر شریک رہے۔ آخر آپکا سفر مع الخیر ختم ہوا اور آپنے جہاز رانی کے متعلق مختلف امتحانات پاس کرکے متعدد عہدے پائے۔ ایک زنیہ کا ذکر ہے۔ کہ جب آپ ۱۸۹۰ء میں جہاز "تھرش" کے کپتان تھے۔ تو سالونیکا میں ایک ترکی پاشا سے ایسے وقت ملنے کا اتفاق ہوا جبکہ آپ کوئلہ بھروانے کے کام پر متعین تھے۔ اور آپ کے کپڑے اور ہاتھ منہ سب کالے ہو رہے تھے۔ پاشا کو آپ کی یہ حالت گدائی دیکھکر سخت حیرت ہوئی اور اوس نے آپ کو بمشکل شہزادہ تسلیم کیا۔ ۱۸۹۲ء میں جب آپ کمانڈر تھے۔ کہ یکایک آپکے بھائی نے جو ولیعہد سلطنت ہونیوالے تھے۔ انتقال کیا۔ اور آپ کے کارنامہ ملازمت کی فصل شاہی باب کتاب سے مبدل ہوگئی۔ ۲۴ مئی ۱۸۹۲ء کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے آپ کو "ڈیوک آف یارک" "ارل آف انورنس" اور "بیرن آف کلارنی" کے خطابات سے متمخر فرمایا۔ اسی سال ۱۷ جون کو اپنے مرتبہ کے فرایض ادا کرنیکا پارلیمنٹ میں حلف اوٹھایا۔ اور وہیں لارڈ سالسبری نے آپ کے ذاتی خصائل بیان کئے۔ مئی ۱۸۹۳ء

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے تھوڑے عرصہ میں معتدبہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ خواص یہاں تک کہ طبیب بھی دواخانہ کی ادویات کو پسند کرتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمائش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزا سے

دواسازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالے جاتے ہیں پھر بھی قیمتیں واجبی لیجاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اس کی آمدنی طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں جن کی تعداد پانچسو تک پہونچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ:۔ جن پر اثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوتی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔
فہرست ادویات مفت!

خط کا پتہ! بالکل یہی الفاظ لکھئے۔ **مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** - تار کا پتہ۔ **میڈی سنز**

پانچ روپے (صہ) سے دولاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلاشرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ ڈبے فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری ترنم کی آمدنی ۲۰۳ روپیہ تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کو مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے کیا آپنے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ انہ گورنمنٹ انگلستان کے معزز عہدہ دار وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گودے خاصکر اس کو چکنا کر کے خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ بر حوادث زمانہ اگر تو این ہی ہو تو بھی چٹ کر لے۔ اب ہو جاوین ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود اتنیازی ندرت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی ہوتی ہوئی مانگ اور ۲۰۳ روپیہ روح حیات کی تین ہزار بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لیے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے غلط یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لیئے روح حیات تریاق کا تیر بہدف دعا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے۔ جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراضات جو کثرت نو احتلام اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لیئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس لو احتلام قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی اور زردی چہرہ کے لیئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حق سے اتنے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بڈھوں کو جوان جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب اولاد بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) دو کی روح حیات کے علاوہ ایک لاجواب اثر دوائی جو صرف بیرونی طور سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے بیمار روغن دافعہ سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولی طاقت بحال کرتا ہے۔ بالکل سگریٹ سے مریضان نامرد کو پورا پورا مرد بناتا ہے قیمت فی شیشی روغن دافعہ سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ یہ ہر دو دوائیں **حکیم محمد شریف** آئی ڈاکٹر کیمیا گر سے پر:۔ اشرف شفاخانہ عام لاہور طلب کریں۔

امام مغفور کے مکتوبات اپنے خلیفہ اعظم و اول کے نام

ذیل میں حضرت مسیح موعود مغفور کے ان مکتوبات کو درج کیا جاتا ہے جو آپنے آج سے بیس برس پہلے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح کے نام لکھے تھے ان خطوط میں بعض عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جنکو میں نے سے لکھدیا ہے ان خطوط کو پڑھکر جہاں حضرت مسیح موعود مغفور کی صداقت اور ماموریت پر یقین بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت حقہ و راشدہ پر بھی بصیرت کے ساتھ ایمان پیدا ہوتا ہے (ایڈیٹر)

مکتوب نمبر (۱) اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عین حالت انتظار میں عنایت نامہ پہونچا۔ اللہ تعالےٰ بہت جلد آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اگرچہ ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ مگر خاص طور پر آپ کی صحت کے لئے میں نے آج سے دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔

مجھے آپکے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کرکے خارق عادت ہیں۔ نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حظ وافر بخشے گا۔ آپ کو خدا نے ذوالایدی والابصار کا مرتبہ تو عطا کیا۔ اب لوازم اس مرتبہ کے بھی وہی دیگا۔

آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے اور بعض احباب بھی آپ کی ملاقات کے بہت شائق ہیں۔ جیسے بابو محمد صاحب کلرک دفتر انبالہ چھاؤنی۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ بابو محمد سے قرار ہو چکا ہے۔ کہ جسوقت آپ تشریف لانا چاہیں۔ تو دس پندرہ روز پہلے انہیں اطلاع دی جائے گی۔ تب وہ رخصت لے کر عین موقعہ پر آجائیں گے۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب کو بھی اطلاع دیدیجئے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ آنمخدوم عزم بالجزم کرکے بیس روز پہلے مجھے اطلاع دیں۔ اور کم از کم تین روز یا چار روز تک قادیان میں رہنے کا بندوبست کرکے مفصل اطلاع بخشیں کہ کس تاریخ تک پہونچ سکتے ہیں۔ تا اس تاریخ کے لحاظ سے وہ لوگ بھی آجاویں۔ مجھے یہ بات سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ تکذیب براہین کا رد آپ نے لکھ لیا ہے۔ الحمد للہ والمنۃ اس رد کے شائع ہونے کیلئے عام طور پر مسلمانوں کا جوش پایا جاتا ہے۔ شاید ڈیڑھ سو کے قریب ایسے خط آئے ہونگے۔ جنہوں نے اسباب کے خریدنے کے لئے شوق ظاہر کیا ہے۔ میں نے کام اردو رسالہ کا شروع نہیں کیا۔ اب شاید بیس روز تک شروع کیا جائے۔

عوام کو اس ناچیز سے جسقدر بدظنی مایہ حال ہوئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ وہ سب دور کر دے گا۔ اصل بات یہی ہے اگر خدا تعالےٰ راضی ہو۔ تو انجام کار خلقت بھی خود راضی ہو جاتی ہے۔

اس خط کو رجسٹری کی غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ آپ مکرر اپنی صحت سے بہت جلد اطلاع بخشیں اور نیز اپنے تشریف آوری کے بارے میں جس وقت چاہیں اطلاع پندرہ یا بیس روز پہلے اطلاع ہو والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۴ر جنوری ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ محبت نامہ جو آپ کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور اہلی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہونچکر باعث و راحت خاطر و سرور و ذوق ہوا بلا شبہ اس درجہ کی قوت استقامت و دلی جوش و ایثار جان و مال محض لللہ اسی نمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اسی امر کا اپنے پورے زور کے ساتھ موجود ہو کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

اس عاجز نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بلا توقف جناب الٰہی میں اسی بارہ میں توجہ کروں لیکن دورہ مرض اور ضعف دماغ اور نیز ایک امر پیش آمدہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہے۔ اور امید کرتا ہوں کہ جسوقت خدا تعالےٰ چاہے۔ مجھے اس توجہ کے لئے توفیق بخشی جائے گی۔ اول حضرت احدیت جل شانہ سے اجازت لینے کے لئے توجہ کی جائے گی۔ پھر بعد اسکے بعد تصفیہ شرائط یقینی امر خارق عادت کے لئے توجہ ہوگی یہ بات مسلم اور واضح ہے۔ کہ راستباز انسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔

الکرامات ثمرۃ المجاہدات علالت طبع بہت ہرج انداز ہے۔ اگر یہ مقابلہ صحت اور طاقت دماغی کے ایام میں ہوتا تو یقین تھا کہ تھوڑے دن ہی کافی ہوتے مگر اب طبیعت تحمل شدائد مجاہدات نہیں رکھتی اور ادنےٰ درجہ کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے ڈاکٹر صاحب کو طلب حق ہوگی تو وہ تین باتیں بآسانی قبول کریں گے۔

اول یہ کہ میعاد توجہ یعنے وہ میعاد جس کے اندر کوئی امر خارق عادت ظاہر ہونے والا پیش از وقوع بتلایا جاوے اس کے موافق ہو جو حق تعالےٰ ظاہر کرے۔

دوم جو امر ظاہر کیا جاوے یعنے منجانب اللہ بتلایا جاوے اس کی میعاد کی انتظار کریں۔ جو منجانب اللہ مقرر ہو تا مع میعادوں پر چھوڑتے ہوں یا اپنے دوسرے کاروبار ان میعادوں کے لحاظ سے کرتے ہیں اس سے زیادہ نہ ہو۔

سوم امر خارق عادت پر کوئی ناجائز اور بے سود نکتہ چینی نہ لگائی جائیں بلکہ خارق عادت صرف اس طور سے سمجھا جاوے کہ انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔

یہ سب اسوقت سے ہوگا۔ کہ جب پہلی اجازت الٰہی کہ بارے میں ہو جائے۔ آپ کی ملاقات کے لئے دل بہت جوش رکھتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ ہم آنے کے لئے طیار ہیں۔ اگر آپ تشریف لاویں۔ تو یہ سب باتیں زبانی مفصل طور پر بیان کی جائیں گی۔ عبد الرحمن

[illegible]

امام مغفور کے مکتوبات اپنے خلیفہ اعظم و اول کے نام

ذیل میں حضرت مسیح موعود مغفور کے ان مکتوبات کو درج کیا جاتا ہے جو آپ نے آج سے بیس برس پہلے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح کے نام لکھے تھے ان خطوط میں بعض عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جنکو میں نے [illegible] سے لکھدیا ہے ان خطوط کو پڑھکر جہاں حضرت مسیح موعود مغفور کی صداقت اور ماموریت پر یقین بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت حقہ و راشدہ پر بھی بصیرت کے ساتھ ایمان پیدا ہوتا ہے (ایڈیٹر)

مکتوب نمبر (۱) اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجبی مکرمی اخویم مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عین حالت انتظار میں عنایت نامہ پہونچا۔ اللہ تعالے بہت جلد آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اگرچہ ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ مگر خاص طور پر آپ کی صحت کے لئے میں نے آج سے دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔

مجھے آپ کے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کرکے خارق عادت ہیں۔ نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے آپ کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حفظ وافر بخشے گا۔ آپ کو خدا نے ذوالایدی والابصار کا مرتبہ تو عطا کیا۔ اب لوازم اس مرتبہ کے بھی دیدیگا۔

آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے اور بعض احباب بھی آپ کی ملاقات کے بہت شائق ہیں۔ جیسے بابو محمد صاحب کلرک دفتر انبالہ چھاؤنی۔ اور بابو الہی بخش صاحب اکونٹنٹ بابو محمد سے قرار ہو چکا ہے۔ کہ جسوقت آپ تشریف لانا چاہیں۔ تو دس پندرہ روز پہلے انہیں اطلاع دی جائے گی۔ تب وہ رخصت لے کر عین موقعہ پر آجائیں گے۔ اور بابو الہی بخش صاحب کو بھی اطلاع دیدینگے۔ اس لئے مکلف ہوں کہ آنمخدوم عزم بالجزم کرکے بیس روز پہلے مجھے اطلاع دیں۔ اور کم از کم تین اور یا چار روز تک قادیاں میں رہنے کا بندوبست کرکے مفصل اطلاع بخشیں کہ کس تاریخ تک پہونچ سکتے ہیں۔ تا اسی تاریخ کے لحاظ سے وہ لوگ بھی آجاویں۔ مجھے یہ بات سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ تکذیب براہین کا رد آپ نے طیار کر لیا ہے۔ الحمد للہ والمنۃ۔ اس رد کے شائع ہونے کے لئے عام طور پر مسلمانوں کا جوش پایا جاتا ہے۔ شاید ڈیڑھ سو کے قریب ایسے خط آئے ہونگے۔ جنہوں نے اسی کتاب کے خریدنے کے لئے شوق ظاہر کیا ہے۔ میں نے ابھی کام ہردو رسالہ کا شروع نہیں کیا۔ اب شاید بیس یا تیس روز تک شروع کیا جائے۔

عوام کو اس ناچیز سے جسقدر غصہ و بدظنی عاید حال ہوئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالے وہ سب دور کر دے گا۔ اصل بات یہی ہے کہ اگر خدا تعالے راضی ہو۔ تو انجام کار خلقت بندامت خود راضی ہو جاتی ہے۔

اس خط کو رجسٹری کرا کر اسی غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ آپ مکرر اپنی صحت و عافیت سے بہت جلد اطلاع بخشیں اور نیز اپنی تشریف آوری کے بارے میں جس وقت چاہیں اطلاع دیں مگر پندرہ یا بیس روز پہلے اطلاع ہو والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیاں ۱۴ رجنوری ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور الٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہونچکر باعث و انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا بلا شبہ اس درجہ کی قوت اور استقامت دلی جوش وایثار جان و مال محض للہ اسی چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اسی امر کا اپنے پورے زور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

اس عاجز نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بلا توقف جناب الٰہی میں اسی بارہ میں توجہ کروں لیکن دورہ مرض اور ضعف دماغ اور نیز ایک امر پیش آمدہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہے۔ اور امید کرتا ہوں کہ جسوقت خدا تعالے چاہے۔ مجھے اس توجہ کے لئے توفیق بخشی جائے گی۔ اول حضرت احدیت جلشانہ سے اجازت لینے کے لئے توجہ کی جائے گی۔ پھر بعد اسکے بعد تصنیفہ شرائط بر یقین امر خارق عادت کے لئے توجہ ہوگی یہ بات مسلم اور واضح ہے۔ کہ راستباز انسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ **الکرامات ثمرۃ المجاہدات** علالت طبع بہت ہرج انداز ہے۔ اگر یہ مقابلہ صحت اور طاقت دماغی کے ایام میں ہوتا تو یقین تھا کہ تھوڑے دن ہی کافی ہوتے مگر اب طبیعت تحمل شداید مجاہدات نہیں رکھتی اور ادھنے درجہ کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے ڈاکٹر صاحب کو طلب حق ہوگی تو وہ تین باتیں باسانی قبول کریں گے۔

اول یہ کہ میعاد نزجہ یعنے وہ میعاد جس کے اندر کوئی امر خارق عادت ظاہر ہونے والا پیش از وقوع تبلایا جاوے اس کے موافق ہو جو خدا تعالے ظاہر کرے۔

دوم جو امر ظاہر کیا جائے یعنے منجانب اللہ تبلایا جاوے اس کی میعاد کی انتظار کریں۔ جو منجانب اللہ مقرر ہو تاہم میعاد دن پر چھوڑتے ہوں یا اپنے دوسرے کاروبار ان میعادوں کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

سوم امر خارق عادت پر کوئی ناجائز اور بے سود شرطیں نہ لگائی جائیں بلکہ خارق عادت صرف اس طور سے سمجھا جاوے جو انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔

مگر یہ سب اسوقت سے ہوگا۔ کہ جب پہلی اجازت الٰہی اس بارے میں ہو جائے۔ آپ کی ملاقات کے لئے دل بہت جوش رکھتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ ہم آنے کے لئے طیار رہیں۔ اگر آپ تشریف لا دیں۔ تو یہ سب باتیں زبانی مفصل طور پر بیان کی جائیں گی۔ عبد الرحمن

[ا]سلم بھی آپ کے انتظار میں مدت سے بیٹھا ہے [مول]وی عبد الکریم صاحب منتظر ہیں۔ آپ ضرور مطلع [ف]رماویں۔ کہ آپ کب تک تشریف لائیں گے والسلام

خاکسار غلام احمد ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء

(مکتوب نمبر ۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی اخویم مجذوب الحق ومودود

احسانات الٰہیہ سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔

جب سے یہ خاکسار آپ کی ملاقات کرکے آیا ہے۔ تب سے مجھے آپ کے ہموم وغموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے۔ اور میرا دل بڑے یقین سے یہ فتوے دیتا ہے۔ کہ اگر نکاح ثانی کا دلخواہ انتظام ہو جاوے۔ تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے تمام کسل وحزن بھی دور ہوگا اور اللہ جلشانہ اپنے فضل سے اولاد صالح صاحب عمر وبرکت بھی عطا کریگا (یہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے موجودہ اولاد کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جو ایسے وقت کی گئی۔ کہ ابھی یہ نکاح بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ یہ خیال ہی نہیں۔ واقعات شاہد ہیں۔ تجویز بھی نہیں تھی یہی پہلا خط تجویز نکاح ثانی کا ہے ایڈیٹر)

لیکن اہلیہ ایسی چاہیے جس سے موافقت نامہ کا پہلے سے یقین ہووے۔ نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے۔ جسکو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آجائے۔ کہ اس کی تقوی طہارت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور ایک بڑا حصہ دین ودیانت کا مفت مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اس بات کی طرف لگی رہی ہے۔ کہ انہیں جمیلہ حسینہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا اونہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے محبت ایک مشہور واقعہ ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اسلام میں پہلے پہل وہی محبت ظہور میں آئی۔ سو میں آپ کے لئے دعا کرتا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے میرے نزدیک یہ نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے اور چونکہ مومن اعلے درجہ کے تقوی کا طالب ہوتا ہے بلکہ عاشق وحریص ہوتا ہے۔ اس لئے میری رائے میں مومن کے لئے یہ تلاش واجبات میں سے ہے اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک لڑکوں سے بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورتیں محبت واخلاص وموافقت ہو۔ اب قصہ کوتاہ یہی ہے۔ کہ اس نعمت کے لئے جلد فکر کرنا چاہیے۔ جو آپ نے زبانی فرمایا تھا کہ اپنی برادری میں ایک جگہ زیر نظر ہے۔ اس کی آپ اچھی طرح تحقیق وتفتیش کریں اور بچشم خود دیکھ لیں اور پھر مجکو اطلاع دیں۔ اگر وہ صورت قابل پسند نہ نکلے تاہم اطلاع بخشیں کہ بجا اپنے دوستوں کی معرفت تلاش کی جائے۔ دوم ایک یہ امر بھی قابل انتظام ہے۔ کہ آپ کے اخراجات حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جن کے سبب سے ہمیشہ تہیدست رہنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے مولوی عبد[الکریم] صاحب کی زبانی سنا ہے۔ کہ جو آٹھ سو روپیہ آپ نے مجھے بھیجا تھا وہ بھی قرضہ لیکر ہی بھیجا تھا۔ سو آپ سے کا تبسط کل البسط کی طرف خیال رکھنا چاہئے۔ اور اپنے نفس سے ایک مستحکم عہد کرلیں کہ تیسرا یا چوتھا تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان میں جمع کرادیں۔ امید کہ ان امور سے آپ مجھکو اطلاع بخشیں باقی سب خیریت ہے۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

جنوری سنہ ۱۸۸۹ء۔

حضرت مغفور کی پرانی تحریروں میں سے کچھ

وسائل حصول حقیقت اسلام

اصل وسائل اسلام تک پہونچنے کے امور ذیل ہیں۔

اول علم ہستی باری تعالے (۲) علم حسن واحسان باری تعالے (۳) علم عظمت وجلال واستغنائے باری تعالے (۴) ورزش تقوی یعنی کف نفس از جذبات سبعی وبہیمی ووہمی (۵) توبۃ النصوح یعنی رجوع الی اللہ بصدق ہو وفا تخلق باخلاق اللہ (۶) لا الٰہ الا اللہ یعنی تبری از عبادات غیر وتخلیہ قلب از ہر قسم شرک (۷) صلوٰۃ (۸) صوم (۹) حج (۱۰) زکوٰۃ (۱۱) صحبت صادقین (۱۲) ایثار عزت ومال وجان للہ۔

لیکن چونکہ خدا تعالے کی ہستی اور دیگر تمام امور متذکرہ بالا کا علم صحیح ویقینی وقطعی مجرد عقلی طریق سے حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ اور بغیر تحقیق شرط صحت ویقین کے یہ سب وسائل بیکار ہیں۔ اس لئے ان مدارج کے طے کرنیکے لئے سب سے پہلے قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت بیان کرنا ازبس ضروری تھا۔

سو اللہ جلشانہ نے اپنی کتاب عزیز میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ مگر تکمیل مضمون اور صفائی بیان کے لئے اول عام طور پر ضرورت الہام کی ثابت کی ہے۔ اور پھر قرآن کے نزول کی ضرورت حقہ اور پھر اس کی پاک تاثیرات جو مومنوں کے دلوں پر اس نے کیں اور کرتا ہے۔ اور پھر اس کی بے مثل وماتند بلاغت وفصاحت اور پھر اس کی جامعیت ظاہری باطنی اور خارق عادت وجامع جمیع علوم ومعارف ہونا اور پھر اس کا ہر ایک غلطی سے منزہ وپاک ہونا یہ چھ وسائل ہیں جو قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا پختہ یقین سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ہر ایک الہامی کتاب کے الہامی ہونے پر پختہ یقین تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے ہی بڑے زبردست دلائل سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرے

نکتہ معرفت

توحید پر قائم ہونے کے لئے دو قوتوں کی تکمیل درکار ہے۔ اول تکمیل قوت نظری کیونکہ جبتک قوت نظری میں نہ ہو خدا کی ذات اور صفات پر یقین نہیں آسکتا

لڑکا؛ دسلم بھی آپ کے انتظار میں مدت سے بیٹھا ہے ہوا ہوی عبدالکریم صاحب منتظر ہیں۔ آپ ضرور مطلع فرماویں۔ کہ آپ کب تک تشریف لائیں گے والسلام

خاکسار غلام احمد ۱۲ مارچ ۱۸۹۱ء

(مکتوب نمبر ۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی اخویم محذوب الحق و مورد احسانات الٰہیہ سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جب سے یہ خاکسار آپ کی ملاقات کرکے آیا ہے۔ تب سے مجھے آپ کے ہموم و غموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے۔ اور میرا دل بڑے یقین سے یہ فتوے دیتا ہے۔ کہ اگر نکاح ثانی کا دلخواہ انتظام ہو جاوے۔ تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے تمام کسل و حزن بھی دور ہوگا اور اللہ جلشانہ اپنے فضل سے اولاد صالح صاحب عمر و برکت بھی عطا کریگا (یہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے موجودہ اولاد کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جو ایسے وقت کی گئی۔ کہ ابھی یہ نکاح بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ میرا خیال ہی نہیں۔ واقعات شاہد ہیں۔ تجویز بھی نہیں تھی یہی پہلا خط تجویز نکاح ثانی کا ہے ایڈیٹر)

لیکن اہلیہ ایسی چاہیئے جس سے موافقت نامہ کا پہلے سے یقین ہو جاوے۔ نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے۔ جسکو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آ جائے۔ کہ اس کی تقوی طہارت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور ایک بزرگ حصہ دین اور دیانت کا مفت مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اسبات کی طرف لگی رہی ہے۔ کہ انہیں جمیلہ حسینہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا وہ نہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت ایک مشہور واقعہ ہے۔ اور لکھا ہے کہ اسلام میں پہلے پہل وہی محبت ظہور میں آئی۔ سو میں آپ کے لئے دعا کرتا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے میرے نزدیک یہ نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے اور چونکہ مومن اعلیٰ درجہ کے تقوی کا طالب و جویاں بلکہ عاشق و حریص ہوتا ہے۔ اس لئے میری رائے میں مومن کے لئے یہ تلاش واجبات میں سے ہے۔ اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں سے بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو اب قصہ کوتاہ یہ ہے۔ کہ اس نعمت کے لئے جلد فکر کرنا چاہیئے۔ اور جو آپ نے زبانی فرمایا تھا کہ اپنی برادری میں ایک جگہ زیر نظر ہے۔ اس کی آپ اچھی طرح تحقیق و تفتیش کرلیں اور بچشم خود دیکھ لیں اور پھر مجکو اطلاع دیں اور اگر وہ صورت قابل پسند نہ نکلے تاہم اطلاع بخشیں کہ تا جابجا اپنے دوستوں کی معرفت تلاش کی جائے۔ دوسرے ایک یہ امر بھی قابل انتظام ہے۔ کہ آپ کے اخراجات ایسے حد بڑھے ہوئے ہیں۔ جن کے سبب سے ہمیشہ آپ کو تہیدست رہنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی سنا ہے۔ کہ جو آٹھ سو روپیہ آپ نے مجھے بھیجا تھا وہ بھی قرضہ لیکر ہی بھیجا تھا سو آئندہ سے لا تبسط کل البسط کی طرف خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے نفس سے ایک مستحکم عہد کرلیں کہ تیسرا یا چوتھا حصہ تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان وغیرہ میں جمع کرا دیں۔ امید کہ ان امور سے آپ مجھکو اطلاع دیں باقی سب خریت ہے۔ خاکسار غلام احمد از قادیاں ۲۲ جنوری ۱۸۸۸ء۔

حضرت مغفور کی پرانی تحریروں میں سے کچھ

وسائل حصول حقیقت اسلام

اصل وسائل اسلام تک پہونچنے کے امور ذیل ہیں۔

اول علم ہستی باری تعالیٰ (۲) علم حسن و احسان باری تعالیٰ (۳) علم عظمت و جلال و استغنائے باری تعالیٰ (۴) وندش تقوی یعنے کف نفس از جذبات سبعی و بہیمی و وہمی (۵) توبۃ النصوح یعنے رجوع الی اللہ بصدق ہو دفا تخلق باخلاق اللہ (۶) لا الہ الا اللہ یعنی تبری از عبادات غیر و تخلیہ قلب از ہر قسم شرک (۷) صلوٰۃ (۸) صوم (۹) حج (۱۰) زکوٰۃ (۱۱) صحبت صادقین (۱۲) ایثار عزت و مال و جان فی اللہ۔

لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور دیگر تمام امور متذکرہ بالا کا علم صحیح و یقینی و قطعی مجرد عقلی طریق سے حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ اور بغیر تحقیق شرط صحت و یقین کے یہ سب وسائل بیکار ہیں۔ اس لئے ان مدارج کے طے کرنے کے لئے سب سے پہلے قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت بیان کرنا ازبس ضروری تھا۔

سو اللہ جلشانہ نے اپنی کتاب بزرگ میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ مگر تکمیل مضمون اور صفائی بیان کے لئے اول علم طور پر ضرورت الہام کی ثابت کی ہے۔ اور پھر قرآن کے نزول کی ضرورت حقہ اور پھر اس کی پاک تاثیرات جو مومنوں کے دلوں پر اس نے کیں اور کرتا ہے۔ اور پھر اس کی بے مثل و مانند بلاغت و فصاحت اور پھر اس کی جامعیت ظاہری باطنی اور خارق عادت و مجمع جمیع علوم و معارف ہونا اور پھر اس کا ہر ایک غلطی سے منزہ و پاک ہونا یہ چھ وسائل ہیں جو قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا پختہ یقین سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ہر ایک الہامی کتاب کے الہامی ہونے پر پختہ یقین تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے ہی بڑے زبردست دلائل سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرے

نکتہ معرفت

توحید پرستی تام ہونے کے لئے دو قوتوں کی تکمیل درکار ہے۔ اول تکمیل قوت نظری کیونکہ جب تک قوت نظری کی تکمیل نہو خدا کی ذات اور صفات پر یقین نہیں آ سکتا

دوم تکمیل قوت عملی اور تکمیل قوت عملی سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ علم ذات وصفات باری تعالیٰ کا بذریعہ نظر اور فکر کے حاصل ہوا ہے۔ وہ ایسا ملکہ تام ہو جاوے جو ہر وقت ذات باری تعالیٰ کی دل میں مستحضر رہے۔

اعجاز القرآن ثبت منہ حقیقۃ

جمع کیا ہے۔ اس نے علوم اولین اور آخرین کو اور بیان کیا ہے۔ ان تمام امور کو جن میں تزکیہ نفس ہے۔ اور علاج امراض روحانی ہے۔ اور تکمیل قوت نظری اور عملی ہے جیسے بیان کیا ہے۔ ان تمام حقائق کو کہ جو مقام سعادت عظمیٰ پر پہونچنے کے لئے وسائل ضروریہ ہیں۔ کلمات قلیلہ اور حروف معدودہ ہیں اور ایسے فصیح عبارت میں کہ جس کے مثل کوئی دوسری عبارت نہیں ہو سکتی۔ پس اس کی الفاظ سب الفاظ سے فصیح ہیں۔ اور اسکی نظم ہر نظم سے احسن ہے۔ اور وہ اصح عقائد اور اخلاق اور طریقہ عبودیت پر مشتمل ہے۔ اور جس امر کو اس نے علت غائی ٹھرایا ہے وسائل کاملہ سے اس تک پہونچاتا ہے۔ اور وصول الی المطلوب کے لئے ایسا مستحکم طریق رکھا ہے۔ جو عند العقل اس سے بہتر الیق ہرگز متصور نہیں۔ اور دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ اور اذہان بنی آدم سے کوئی ذہن اسکی طرف سبقت لے جانے والا ثابت نہیں۔ اور خود عند العقل قویٰ بشری کا اس پر قادر ہونا ممکن نہیں۔ پس عقلاً اس بات پر قطع کرنا واجب ہوا کہ وہ خدائے واحد لا شریک کا کلام ہے۔ جسکا علم وسیع اور قدرت کامل ہے۔

عشرہ کاملہ

اسلام کے دس اصل الاصول ہیں۔ جو صورت فاتحہ میں درج ہیں بہ تفصیل ذیل۔

اول۔ خدا کو مبدء فیاض اور معبود حقیقی جاننا۔

دوم۔ خدا کی ربوبیت عامہ کو تسلیم کرنا ظاہراً و باطناً

سوم۔ خدا کو رحم کرنے والا یعنے زوال سے بچانے والا جاننا

چہارم خدا کو مالک یوم جزا و حشر کا یقین کرنا۔

پنجم۔ خدا کو مخصوص بالعبادت جاننا۔

ششم۔ خدا کو مخصوص بالاستعانت جاننا۔

ہفتم۔ خدا سے ہدایت صراط مستقیم مانگنا

ہشتم۔ تمام نبیوں کا راستہ طلب کرنا۔

نہم مغضوب علیہم کی متابعت کو چھوڑنا۔

دہم۔ جاہلوں اور غافلوں کی متابعت کو چھوڑنا۔

طریق استخارہ

حضرت مسیح موعود مغفور نے حضرت مولوی نورالدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی کو بیعت کرنے سے پہلے استخارہ کا ایک طریق لکھکر بھیجا تھا۔ خدا کے فضل سے وہ اصل مجھے مل گیا۔ اور حضرت اقدس مغفور کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ میں اسے الحکم میں چھاپ دیتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو حق کے طالب اور جویاں ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں یہ امر بھی حضرت مسیح موعود مغفور کی سچائی کی دلیل ہے کہ بیعت لینے کے لئے مبایعین کو وہ پہلے اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے (نعوذ باللہ) نہ ہوتے۔ اور جیسا کہ کم عقل مخالفوں نے گمان کیا تو وہ خدا تعالےٰ کی طرف کسی کو کیوں متوجہ کرتے بہرحال وہ استخارہ یہ ہے۔ اب بھی جو لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور غلام احمد کی جگہ نورالدین کے نام کو دعائے استخارہ میں داخل کرلیں۔ (ایڈیٹر)

طریق استخارہ

اول دو رکعت نماز پڑھیں پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پھر التحیات کے بعد نماز ہی میں یہ دعا پڑھیں۔ سات روز استخارہ کریں۔ اگر ہر نماز کے بعد استخارہ ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ عشاء کے بعد تو ضرور چاہیئے۔

دعائے استخارہ

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان بیعتی بغلام احمد خیر لی فی دینی ودنیائی وعاقبۃ امری وعاجلہ فقدرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم ان بیعتی بہ شر لی فی دینی ودنیائی وعاقبۃ امری وعاجلہ فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واصرفنی منہ وقدر لی الخیر حیث ما کنت ثم بارک لی فیہ۔ آمین۔

پرانی تقریروں میں سے کچھ

۶ اپریل سنہ ۱۹۰۲ صبح

کشف رات میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کہتا ہے میں اسے دوا دینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا۔

اس کتے کا آخری دم ہے

فرمایا۔ کشف میں غیبت حس نہیں ہوتی مگر خواب میں ہو جاتی ہے۔ اور جب الہام الٰہی زبان پر جاری ہوتا ہے اس وقت زبان پر اللہ تعالےٰ کا تصرف تام ہوتا ہے۔ میرا اس پر کوئی دخل نہیں ہوتا۔

جب ربوبیت میں انسلاخ ہوجاتا ہے۔ تب انسانی قلب بھی تجلی گاہ ہوتا ہے۔ ابتدائی ایام میں ایک کشف میں مجھے ایک پرچہ دکھایا گیا اس پر لکھا ہوا تھا۔

اوہن

اوہن وہ منتر ہے۔ جس کے ذریعہ ہندؤں کے خیال میں پرمیشر مورتی میں اطول کرتا ہے۔ دراصل ان لوگوں نے غلط سمجھا اوتار کے یہی معنے ہیں۔ کہ انسان کامل جب خدا تعالےٰ کی رضا میں کھویا جاتا ہے۔ اور اپنی حقیقت اور ہستی کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب اللہ تعالےٰ اس پر تجلے فرماتا ہے۔ نبوت کی حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے حال سے الگ ہوکر تجلی گاہ ربوبیت ہوجاتا ہے۔ انسلاخ نفس وحی میں ہوا کرتا ہے۔ اس میں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ وہ حق ہوتا ہے۔ اور وہ بندہ ہوا کا مقام عبور کر چکا ہوتا ہے۔ اور یہ اعلےٰ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسی لئے آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا

ما ینطق عن الہوےٰ

قرآن شریف کی وحی عظیم اور خاص ہے۔ جہاں عبودیت بالکل مرجاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی وحی نہیں ہوتی تھی۔ مگر الوہیت کی چادر آپ کو پہنائی جاتی تھی۔ اور آنحضرت کی یہ اقویٰ حالت ہے۔ اور اس لئے قرآن مجید میں فرمایا

وعلمہ شدید القویٰ

خدا تعالےٰ کی وحی صحیح ہوتی ہے۔ خدا کے کلام میں فصاحت و بلاغت کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ جمیل ویحب الجمال اس لئے فصاحت و بلاغت کو چاہتا ہے جسکا نام تفنن کلام ہے۔

عیسائیوں نے مسیح کے بعض اسی قسم کے الہامات سے دھوکا کھایا میرے الہام مسیح کے الہاموں سے بڑھ کر ہوتے ہیں سن کر بعض لوگ بھڑک اٹھتے ہیں۔ اس میں سرّ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ دشمن کے زور

کو کس طرح توڑا جاوے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ جب کسی کی نسبت اطرا کیا جاوے۔ تو اس تحکم زور کو توڑا جاوے کیونکہ وہ حکیم ہے۔

---

۶ راپریل سنہ ۱۹۰۲ء کی شب کو حسب معمول جب بعد نماز مغرب آپ تشریف فرما تھے۔ تو ایک پرانا الہام سنایا۔

اگر خدا چاہے تو یہ باتیں جلدی پوری کردے
مگر افسوس اس زمانہ پر کہ میں نہ ہونگا۔

علماء منکرین کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا جواب

جب براہین احمدیہ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا ہے۔ اسوقت لودہانہ کے بعض علماء نے حضرت مسیح موعود و مغفور کے خلاف فتویٰ کفر بھی لکھا تھا۔ مولوی صاحب نے ان منکرین کے وجوہات کفر کا جواب اشاعۃ السنۃ میں بڑے زور اور جوش سے دیا تھا۔ مگر افسوس بعد میں یہ باتیں انہیں بھول گئیں میں اشاعۃ السنۃ کے ان نمبروں میں سے کچھ اقتباس اس نمبر میں دیتا ہوں۔ شاید مولوی صاحب اور دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہو (ایڈیٹر)

اور اس اشتہار میں جسکی آپ نے بیس ہزار کاپی چھپوا کر ہندو انگلنڈ میں شائع کرنی چاہی ہے آپ نے یہ فرمایا ہے۔ اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔ اوّل تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہے۔ اگر کوئی چاہے۔ تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرالے دوم اُن آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل دسچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ اس امر دوم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہوجائے تین قسم کے

نشان ثابت کرکے دکھاتے ہیں۔ اوّل وہ نشان کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مخالفوں نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے۔ جن کو مؤلف یعنی خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلےٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص و ممتاز کرکے درج کتاب کیا ہے۔ دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہیں۔ جنکو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک عام و خاص پر کھولدیا ہے۔ اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہیں رکھا۔ سوم۔ وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتی ہیں۔ جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھایا ہے۔ کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوتی ہیں۔ اور جنکی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریہ وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہیں۔ کتاب موصوف میں درج کئے ہیں۔ اور مصنف کو اسبات کا بھی علم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مجدد وقت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے۔ اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونے پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے۔ کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔ یہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑھنے سے کہ بجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۰ جزو کے چھپ چکی ہے۔ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے۔ وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

"ولا فخر والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

ان تصریحات و عبارات کے علاوہ آپ کی کتاب کا کوئی ورق و صفحہ بلکہ سطر و لفظ ایسا نہیں ہے۔ جس سے نبوت محمدی اور حقانیت قرآن کا ثبوت مقصود نہ ہو جن لوگوں نے کتاب نہیں دیکھی اور بن دیکھے آپ پر دعوی پیغمبری کا بہتان باندھا ہے۔ وہ آپ کی کتاب کا پورا نام البراھین الاحمدیہ علی حقیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ اہی کسی سے سنیں تو انکو اپنے گمان کا بہتان ہونا ظاہر ہو جائے اور بخوبی معلوم ہو کہ اس کتاب کی تصنیف سے مؤلف کا مقصود یہی ہے۔ کہ قرآن خدا کا کلام برحق اور آنحضرت اس کے رسولؐ ہیں۔ جس کے ساتھ دعوے نبوت کا امکان نہیں رہتا۔

اسکے سوا مؤلف کا شبانروزی عمل و قول دیکھنا چاہیے کہ وہ کلمہ کس نبی کا پڑھتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں یا لا الہ الا غلام احمد نبی اللہ نماز کس دین کے مطابق پڑھتے ہیں۔ منہ کس قبلے کی طرف کرتے ہیں۔ حلال۔ حرام وغیرہ احکام میں کس کتاب کے پابند ہیں۔ اپنے الہامات و کرامات سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔ ان سے اپنی نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یا آنحضرت کی نبوت عالم لوگوں کو (جن میں بڑے بڑے پادری پنڈت برہمو آریہ راجگان و سرداران غیر مذہب داخل ہیں) جو بڑے مبارزانہ و بہادرانہ تحدی سے دعوی کرتے ہیں۔ تو کس مذہب کی دعوت کرتے ہیں۔ مذہب اسلام کی یا اپنے مذہب احمدی یا میرزائی کی۔

ان تصریحات و دلائل سے کس و ناکس کو بشرطیکہ اس کا دل تعصب و نفسانیت سے سیاہ نہ ہو گیا ہو یقین ہو گا۔ کہ انکو اپنی نبوت کا ہرگز ہرگز دعوے نہیں ان کے ہر ایک دعوی و کارروائی کا اصل اصول اثبات نبوت محمدیہ ہے و بس۔ اس صریح منطوق کے مقابلے میں بعض الہامات و کلمات کے مفہوم کا اگر وہ ان کلمات کا مفہوم ہے اور اس سے بزعم مخالف دعوی نبوت نکلتا

ہے) کیا اعتبار ہے و بناء علیہ ایک مسلمان فخر اسلام کی تکفیر کیونکر جائز ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان الہامات و کلمات کے صحیح معنی بھی (جو جواب اول میں بہ تفصیل بیان ہو چکے ہیں۔ اور ان سے مؤلف کا دعوی نبوت مفہوم نہیں ہوتا و بناء علیہ اس کا اسلام باقی رہتا ہے) ہو سکتے ہیں۔ اور فقہاء متکلمین کتب فقہ و کلام میں صاف تصریح کر چکے ہیں۔ کہ جب تک کسی کلام کے معنی موافق اسلام ہو سکیں اس کے قائل کی تکفیر بعض معانی کفریہ کی نظر سے جائز نہیں۔ حتی کہ بعض کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایک کلام کے ننانوے وجہ کفر

> ذکر صاحب المضمرات عن الذخیرۃ ان فی المسئلۃ اذا کان وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم
> (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی)

ہوں اور ایک وجہ اسلام تو بہ نظر اس وجہ اسلام کے اس کے قائل کو مسلمان کہنا لازم ہے بہ نظر ان وجوہ کفر کے کافر بنانا جائز نہیں۔

شاید امرتسری

معترضین و منکرین جاہل حدیث کہلا کر حدیث کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ **اعتراض** کریں کہ انگریزی زبان کے الہام میں طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال نہیں تو یہ احتمال ہے یہ انگریزی الہام شیطان کی طرف سے ہو جو انگریزی عربی فارسی ہندی وغیرہ سبھی زبانیں جانتا ہے۔ اور جو اسمیں غیب کی باتیں اور پیشین گوئیاں ہیں وہ شیطان نے آسمان سے چھپ کر سن لی ہوں کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم یہی بات پہلے مشرکین عرب نے آنحضرت کے الہامات عربی کی نسبت کہی تھی پس جو اس کا جواب خدا تعالیٰ نے آنحضرت کی طرف سے دیا ہے۔ وہی ہم اس مقام میں مؤلف براہین کی طرف سے دے سکتے ہیں۔

الجواب سورۃ شعرا میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی اسی بات کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس قرآن کو شیطانوں نے اتارا اور نہ انکو یہ طاقت ہے وہ تو آسمانوں کی خبریں سننے سے آگ کے شعلوں کے ساتھ (ب) روکے جاتے ہیں۔ ہم تمہیں بتا دیں شیطان کن لوگوں پر اترتے ہیں۔ وہ بڑے جھوٹے گنہگاروں پر اترتے ہیں۔ اور انکو وہ جو کچھ چوری سے (انکار ہونے سے پہلے) سن پاتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ اکثر باتوں میں جھوٹے نکلتے ہیں۔

> وما تنزلت بہ الشیاطین وما ینبغی لھم وما یستطیعون انھم عن السمع لمعزولون ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون
> (شعرا - ع)

اس جواب کا ماحصل (چنانچہ بیضاوی و امام رازی نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ قرآن جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے دو وجہ سے القائے شیطانی نہیں ہو سکتا۔ اول یہ کہ جن لوگوں کے پاس شیطان اترتے ہیں۔ وہ اپنے افعال و اعمال میں شیطانوں کے دوست اور بھائی ہوتے ہیں۔ بڑے گنہگار اور بڑے جھوٹے۔ اور یہ باتیں آنحضرت صلعم میں پائے نہیں جاتیں وہ تو شیطان کے دشمن ہیں اور اسکو لعنت کرنیوالے جھوٹ اور گناہوں سے مجتنب اور ان سے منع کرنیوالے دوم وہ باتیں جو شیطان لاتے ہیں۔ اکثر جھوٹی نکلتی ہیں۔ اور آنحضرت کے قرآن کی ایک بات بھی جھوٹی نہیں۔

یہی جواب ہم الہامات مؤلف براہین کی طرف سے دے سکتے۔ نعم یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ شیطان اپنے ان دوستوں کے پاس آتے ہیں اور ان کو (انگریزی خواہ عربی میں) کچھ پہنچاتے ہیں۔ جو شیطان کی مثل فاسق وہ کاذب ہیں اور مؤلف براہین احمدیہ مخالف اور موافق کے تجربے اور مشاہدے کے رو سے (واللہ حسیبہ)

شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی القاء اکثر جھوٹ نکلتے ہیں۔ اور الہامات مؤلف براہین سے (انگریزی میں ہوں خواہ ہندی و عربی وغیرہ) آجتک ایک بھی جھوٹ نہیں نکلا (چنانچہ انکے مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے۔ گو ہمکو ذاتی تجربہ نہیں ہوا) پھر وہ القاء شیطانی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا کسی مسلمان متبع قرآن کے نزدیک شیطان کو بھی یہ قوت قدسی ہے کہ وہ انبیاء و ملائکہ کی طرح خدا کی طرف سے مغیبات پر اطلاع پائے اور اسکی کوئی خبر غیب صدق سے خالی نہ جائے حاشا و کلا۔

شاید بیان ہمارے معتوف مہربان مؤلف براہین احمدیہ کے ساتھ ہمکو بھی ملائیں اور ہم پر بھی فتوے کفر لگائیں اور یہ فرمائیں۔ کہ اس جواب میں مؤلف براہین کو آنحضرت سے ملایا گیا ہے اور انکے الہامات کو وحی نبوی کی مانند تصرف شیطانی سے معصوم ٹھیرایا گیا ہے۔ لیکن میں ان کے فتوے کفر سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں خود ان پر فتوی کفر لگا سکتا ہوں جنکے پاس آلہ یا سانچہ یا مشین تکفیر ہے۔ وہ میں بھی کہیں سے مستعار لیکر کام چلا سکتا ہوں ہاں انکی بات کا یہ جواب دیتا ہوں کہ مؤلف براہین احمدیہ (جبکہ اس کے الہامات صادق ہوں۔ اور ولایت مسلم) یا اور اولیاء امت محمدیہ اپنے الہامات میں نبیوں کی مثل معصوم نہیں تو محفوظ تو ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً ان الہامات میں جو قرآن اور دین اسلام کے موافق اور مؤید ہوں۔ ان الہامات میں حفاظت کا حصہ وہ بطور ورثہ بحکم العلماء ورثة الانبیاء عصمت انبیاء سے پاتے ہیں۔ ان میں اُن میں فرق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام عموماً (یعنی اپنے ہر ایک الہام میں) معصوم ہوتے ہیں اور اولیاء خصوصاً (ان الہامات میں جو شرع نبی کے مخالف نہوں) اور ان الہامات پر وہ قائم و ثابت رہے ہوں محفوظ ہوتے ہیں۔ انبیا کے الہامات کی عامہ خلائق کو پابندی واجب ہے۔ اولیاء کے الہامات کی پابندی غیر پر واجب نہیں۔ الہامات انبیا اصل ہیں۔ یہ الہامات انکی ظل۔

اسی مناسبت کی نظر سے ہم نے اس جواب کو مؤلف کی طرف سے پیش کیا ہے۔ اس پر جو چاہو فتوے لگاؤ۔ یہاں بھی قلم دوات حاضر ہے۔ کما تدین تدان۔

ہمارا انجام کیا ہوگا

(از حضرت مسیح موعود مغفور)

بجز خدا کے انجام کون بتا سکتا ہے اور بجز اس غیب دان کے آخر دنوں کی کسکو خبر ہے دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذلت کے ساتھ ہلاک ہو جائے اور حاسد کی تمنا ہے۔ کہ اسپر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اسکا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں۔ اور عنقریب ہے کہ انکے بدخیالات اور بد ارادے انہیں پر پڑیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالے کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اسکا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو صادق اور اسکی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ انپر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی روح انکے اندر ہوتی ہے اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں۔ اور چاروں طرفوں سے انپر لعن کی بارشیں ہوں اور انکے تباہ کرنے کیلئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو انکو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا انپر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اسلئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں ہر ایک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ مثلاً اُس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے۔ اور ہل چلانے سے اس کا جگہ جگہ پھاڑتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی۔ سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اسکو ادہر ادہر اڑاتی ہے۔ اور پریشان کرتی رہتی ہے۔ اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی لیکن اُس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اُس زمین کا اعلے جوہر بجز اس درجہ کے کوفت کے نمودار نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح کسان اس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کیوقت بکھیر دیتا ہے۔ اور وہ دانے خاک میں ملکر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہیں اور اُن کا وہ رنگ و روپ سب جاتا رہتا ہے۔ لیکن وہ دانا کسان اسلئے انکو مٹی میں نہیں پھینکتا کہ وہ اسکی نظر میں ذلیل ہیں۔ نہیں بلکہ وہ دانے اسکی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑہیں اور پھولیں اور اُن میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینکدیتا ہے اور لوگ انکے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ اور ہر یک طرح سے انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کیلئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں۔ کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اسلئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالے کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کیجاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں انکی نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال کرتا ہے کہ

ہی نہیں ... دوام کرتا ہے۔ پس ایک زمانہ تک ایسا ہی ہوتا رہتا
ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض
طاری ہو تو خدا تعالیٰ اسکو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر
جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں
سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک
کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے تب غیرت الٰہی
اس غریب کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعدا
کو پاش پاش کر دیتی ہے سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور
اخیر میں اسکی نوبت آتی ہے اسیطرح خداوند کریم نے بارہا مجھے
سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کرینگے اور بہت
ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا
دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کریگا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں
بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے
اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں
میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ
لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اسکو کہا کہ تم کہاں سے
آئے۔ تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت
من حضرة الوتر۔ یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں
جو اکیلا ہے۔ تب میں اسکو ایکطرف خلوت میں لیگیا اور میں
نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس
نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے
منتقل ہوگیا۔ لیکن یہ سب مورد ربانی ہیں اور جو خاتمہ امر کا
مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات
سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آفتاب کیطرح روشن
ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح
دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا اور تجھے
غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب
رہیگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کرونگا اور
یاد رہے کہ یہ الہامات اسواسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی
انکو قبول کرے بلکہ اسواسطے کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک موسم اور
وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئیگا
اسوقت یہ تحریر مستعد دلوں کیلئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین
کا موجب ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

البلاغ من الشاھد الی الغائب

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کے
چند وصایا اور نصائح کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو
میرے محترم بھائی منشی فرزند علی صاحب نے حضرت
خلیفۃ المسیح مدظلہ تعالیٰ کے ایک ارشاد ہی کی تعمیل
میں بغرض اندراج دیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے
کہ حضرت کے ان وصایا کو بہتوں نے سنا اور یہ
جوش مکرمی منشی فرزند علی صاحب ہی کو خدا نے
دیا کہ وہ اس ارشاد کی تعمیل کریں۔

میں منشی صاحب کا از بس شکر گذار ہوں اور انکے
لئے دعا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے فرض
کو ادا کر دیا ہے جو اس جلسہ میں شامل ہونیوالے سب کے ذمہ تھا
اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء کی صبح کو جو سالانہ جلسہ
دارالامان کا آخری روز تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد
مبارک میں نماز کے بعد جماعت کو چند نصائح کیں اور
حکم دیا کہ شاہد غایب کو اطلاع دے۔ اس حکم کی
تعمیل میں میں آپکو تقریر کا خلاصہ بھیجتا ہوں تاکہ
آپ اسے اخبار میں شائع کر کے جماعت تک پہونچائیں
حضرت نے فرمایا۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ اگلے سالانہ
جلسے تک معلوم نہیں۔ ہم میں سے کون رہے کون
نہ رہے۔ اور ہم میں سے جو زندہ رہے وہ آئندہ جلسے
پر آئیں یا نہ آئیں۔ اس لئے میں تمہیں چند باتیں
بطور وصیت کے کہنا چاہتا ہوں جو لوگ موجود
ہیں۔ توجہ سے سنیں اور دوسروں کو پہونچائیں
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو مضبوطی سے
پکڑو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اسماء میں صفات
میں کیا جا فر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس
انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید۔ یعنے اللہ
تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اور تم سب محتاج ہو۔ دعا اور

استغفار کی کثرت رہے کیونکہ استغفار سے ہر ایک
قسم کی حاجت برآری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ
نوح میں نوح علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے۔
فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل
السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال
وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔
یعنے استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ بارش برسائیگا
اور تمہیں مال اولاد دیگا۔ باغ اگائیگا اور تمہارے
لئے نہریں جاری کریگا۔ جماعت کو چاہئے کہ
درود شریف استغفار اور الحمد شریف کا کثرت
سے وظیفہ رکھیں۔ فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ
باہر مہمانوں کے کیمپ میں ایک وقت کئی کئی
جماعتیں ہوتی رہیں۔ مجھے اس کا بہت رنج ہوا اگر
منتظمین مجھ سے پوچھتے۔ تو میں انہیں اس کے متعلق
نہایت عمدہ مشورہ دیتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مقتدیوں کو صفوں کی درستی کی خاص تاکید فرمایا کرتے
تھے۔ میں خوف کرتا ہوں۔ کہ جہاں تمہارے پاؤں ایک
دوسرے سے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ دلوں میں
بھی ایسا اختلاف پیدا ہو جائے

قرآن کو پڑھو تقویٰ پر غور کرو جتنے الوسع جہاں
جہاں جماعت ہے۔ وہاں مسجد ہونی چاہئے اگر
مسجد نہیں تو چبوترہ ہی سہی۔ بہر حال نماز باجماعت
ادا کرنے کا التزام ہونا چاہئے۔ جو شخص جماعت سے
الگ رہتا ہے۔ اسکی مثال اس بکری کی سی ہے۔ جو
ریوڑ سے الگ ہو جائے وہ زیادہ خطرے میں ہوتی ہے
بعض لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ میں فلاں
جگہ تنہا ہوں۔ جماعت نہیں۔ فرمایا۔ مومن اپنے اندر
ایک جذب رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تنہا نہیں رہ
سکتا۔ دنیا کماؤ مگر حلال طریقوں سے۔ نمازوں کو ہلاک
نہ کرو۔ عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ والدین اور
اعزا و اقارب سے نیک سلوک کرو۔ نیک نمونوں کی
تقلید کرو بُرے نمونوں کو چھوڑ دو۔ قادیان والوں کو چاہئے
کہ مہمانوں کو نیک نمونہ دکھائیں۔ فرمایا۔ امام اعظم رح
ایک روز بارش اور کیچڑ میں جا رہے تھے۔

ایک